بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً
تلیفون: ۴۴۹
رجسٹر نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۶/۷۱ | سوموار ۱۲ شوال ۱۴۰۲ھ، ۲ ظہور ۱۳۶۱ ہش، ۲ اگست ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۷۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: یکم ظہور/اگست۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ الحمدللہ۔ احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ موصوفہ کے بابرکت وجود کو ہمیشہ صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضور ایدہ اللہ بخیریت اوسلو (ناروے) پہنچ گئے!

احبابِ جماعت کی خدمت میں حضور کی طرف سے محبت بھرا "السلام علیکم"

خلافتِ رابعہ کا پہلا بابرکت بیرونی ممالک کا سفر شروع ہو گیا۔ الحمدللہ

ربوہ: ۳۱ وفا/اگست۔ جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں رات قریباً آٹھ بجے بذریعہ ٹیلی فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۸۲ء کو اپنے دورہ کے پہلے مرحلے میں بخیریت تمام ناروے کے دارالحکومت اوسلو پہنچ گئے ہیں۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

تمام اہلِ قافلہ حضور کے ہمراہ بخیریت ہیں۔ امیر مقامی کو موصول ہونے والے پیغام میں بتایا گیا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام احبابِ جماعت کو محبت بھرا "السلام علیکم" بھیجا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ہے۔ اور تمام قافلے والے ہشاش بشاش ہیں۔

اس سے قبل کراچی ائیرپورٹ سے روانہ ہوتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو اور اہلِ ربوہ کو سلام پہنچانے کا ارشاد فرمایا تھا۔ کراچی سے حضور کی روانگی تیس اور اکتیس اگست کی درمیانی شب رات قریباً ڈیڑھ بجے ہوئی۔

اوسلو کے ہوائی اڈے پر احباب جماعت نے اپنے پیارے امام کا استقبال کیا۔ اور اپنے ملک میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت وجود کو پاکر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضور ایدہ اللہ ۲۸ جولائی ۱۹۸۲ء کو صبح پانچ بجے ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔ حضور کا قافلہ صبح ساڑھے آٹھ بجے لاہور پہنچ گیا۔ جہاں حضور نے محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی رہائش گاہ پر قیام فرمایا۔ یہاں پر مختصر قیام کے بعد حضور ہوائی اڈے روانہ ہوئے۔ جہاں سے سوا گیارہ بجے حضور کا طیارہ کراچی کی طرف پرواز کر گیا۔ اور پونے ایک بجے حضور کراچی پہنچ گئے۔ ۲۸، ۲۹ اور ۳۰ کے ایام حضور ایدہ اللہ نے کراچی میں گزارے اور ۳۰، ۳۱ اگست کی درمیانی رات حضور اپنے بابرکت دورِ خلافت کے پہلے بیرون ملک سفر پر روانہ ہوئے۔

اللہ تعالیٰ حضور کے اس دورے کو ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت کرے اور ہر لحہ اور ہر آن اپنی رحمتوں فضلوں اور عنایتوں سے نوازتا رہے آمین۔

تعلیم القرآن کلاس میں طلبہ و طالبات کی حاضری ۱۹۷۴ تک پہنچ گئی

قرآن و حدیث اور جملہ مضامین کی تدریس پوری عالمیانہ سے جاری ہے

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) مکرم محمد شفیع اشرف صاحب سے نمائندہ الفضل کی گفتگو

ربوہ:۔ یکم ظہور/اگست سترہویں فصل عمر تعلیم القرآن کلاس کے چھٹے روز آج طلبہ و طالبات کی حاضری محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بڑھ کر ۱۹۷۴ تک پہنچ گئی۔ الحمدللہ۔ گذشتہ کلاس کے دوران زیادہ سے زیادہ حاضری ۱۸۹۷ طلباء و طالبات تھی۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) محترم مولانا محمد شفیع صاحب اشرف نے نمائندہ الفضل کو ایک ملاقات میں تعلیم القرآن کلاس کے بارے میں جملہ تفاصیل بتلاتے ہوئے کہا کہ امسال طلباء و طالبات کی حاضری کی تفصیل یہ ہے۔

معیار اول میں طالبات ۹۴، طلبہ ۴۷، معیار دوم میں طالبات ۷۰۷، طلبہ ۳۷۵، معیار سوم میں طالبات ۳۹۱، طلباء ۱۱۰، اس طرح سے کل طالبات ۱۱۹۲ اور طلباء ۷۸۲ اور کل ملا کر ۱۹۷۴۔

انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے درس و تدریس کا جملہ کام تسلی بخش طور پر جاری ہے۔ معیار اول و دوم کو قرآن کریم میں سے سورۃ نمل کے پانچ رکوع پڑھائے جا چکے ہیں جبکہ کل نصاب پہلے بارہ رکوع ہے۔ اور معیار سوم کو سورۃ بقرہ کے رکوع ۱۳ تا ۱۶ پڑھائے جبکہ نصاب ۱۳ سے ۱۸ رکوع تک ہے۔ حدیث کے مضمون میں تینوں معیاروں کو پچیس پچیس حدیثیں پڑھائی جا چکی ہیں۔ اور کلام سے حضرت اقدس کی کتب لیکچر لدھیانہ اور اتمام الحجہ برائے معیار اول و دوم نصف نصف پڑھائی جا چکی ہیں۔ معیار سوم کو الوصیت اور احمدی غیر احمدی میں فرق کا نصف حصہ پڑھایا جا چکا ہے۔ تاریخ احمدیت کے حصہ میں بھی نصف سے زائد نصاب ختم ہو گیا ہے۔ اسباق عربی میں دس اسباق مقرر ہیں چار پڑھائے جا چکے ہیں۔

مکرم شفیع اشرف صاحب نے بتایا کہ معیار

باقی صفحہ ۸ پر

خصوصی درخواستِ دعا

"جیسا کہ احباب کو علم ہے مکرم محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ صاحبِ فراش ہیں اور آجکل انگلستان میں زیرِ علاج ہیں۔

تمام احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دردمندانہ درخواست ہے کہ آنمکرم کی صحت کاملہ و عاجلہ نیز درازیٔ عمر کیلئے خصوصی دعا فرمائیں۔"

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی۔ ربوہ)

الحرب خدعۃ
لڑائی داؤ پیچ کا نام ہے
(حدیث النبی)

رجسٹرڈ ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

درسِ حدیث

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ کی خاطر قربانی کرنے والوں کے رزق میں قیامت تک کیلئے برکت رکھ دی گئی ہے

اے احمدی مسلمانو! تم بھی خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے کبھی نہ ڈرنا

اللہ تعالیٰ کی راہ میں چند ٹکڑے خرچ کرنے والوں کو رزق کے نہ ختم ہونے والے خزانے عطا ہوتے ہیں

مسجد مبارک ربوہ میں ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ کو نماز فجر کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا درسِ حدیث

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم ملک صاحب انچارج صیغہ زود نویسی۔ ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۷ر جولائی ۱۹۸۲ء بمطابق ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز فجر حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پُر معارف درس دیا جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرّجیم

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(الحشر آیت: ۱۰)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

یہ آیت جس کی میں نے تلاوت کی ہے اس میں اُن انصار کا ذکر ہے جو پہلے ہی سے مدینہ میں آباد تھے اور ان کی بعض صفات حسنہ خدا تعالیٰ نے بیان فرمائیں۔ ایک یہ کہ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ ۔ جو لوگ ہجرت کر کے ان کے پاس آئے اُن کو بوجھ نہیں سمجھا بلکہ ان کی محبت میں مبتلا ہو گئے۔ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا ۔ یہاں اس کے دو معنے ہیں۔ ایک یہ کہ رسولؐ اُن کو جو کچھ عطا فرماتا ہے اُن کے دلوں میں اُن کے لئے کوئی حاجت، کوئی خواہش، کوئی لالچ نہیں ہوتا۔ اگر لیتے ہیں تو اس لئے لیتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھوں کی عطا ہے۔

دوسرا معنیٰ یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مہاجرین کو کچھ عطا فرماتے ہیں تو خدا گواہ ہے جو اُن کے دلوں کو دیکھ رہا ہے کہ اس عطا پر ان کے دلوں میں کوئی حاجت محسوس نہیں ہوتی وہ مستغنی لوگ ہیں۔ اُن کو قطعاً کوئی ذرا سا بھی صدمہ نہیں پہنچتا کہ ہماری ضرورت کیوں پوری نہیں کی گئی۔ کیوں دوسروں کی ضرورت پوری کی گئی۔ صرف یہی نہیں اس سے ایک قدم آگے ۔ وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وہ تو سخت تنگی میں بھی مبتلا ہوں تب بھی اپنے نفوس پر دوسروں کو ترجیح دے دیتے ہیں۔ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور جو کوئی نفس کی خصاصت سے بخیلی سے بچایا جائے وہی لوگ ہیں جو اللہ کے نزدیک فلاح پانیوالے ہیں۔

اس قرآنی آیت کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں ایک ایسی عملی اور نہایت ہی پیاری تفسیر کی گئی جو ایک حسین تصویر میں ڈھل گئی۔

یہ حدیث[1] جس کا عنوان ہے باب قصّة ابی هریرة فی الجوع و فیها معجزةٌ عظیمةٌ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی قصہ حضرت ابو ہریرہؓ کا جب وہ سخت بھوکے تھے اور اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک عظیم معجزہ رونما ہوا۔ وقت کی کمی کے پیش نظر میں صرف اس کا ترجمہ پڑھ کے سناتا ہوں۔

"مجاہدؒ نے روایت کیا ہے کہ ابو ہریرہؓ کہا کرتے تھے کہ اللہ کی قسم میں بھوک کی وجہ سے پیٹ کے بل زمین پر لیٹ جایا کرتا تھا۔ اور کبھی اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ ایک دن لوگوں کے راستے میں بیٹھ گیا جہاں سے وہ باہر نکلتے تھے۔ ابوبکرؓ گزرے تو میں نے اللہ عزّوجل کی کتاب میں سے ایک آیت کے بارہ میں دریافت کیا (یہ وہی آیت ہے جسکی میں نے تلاوت کی ہے)۔ میں نے صرف اس لئے دریافت کیا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ چلنے کو کہیں۔ مگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ عمرؓ گزرے تو میں نے اللہ عزّوجل کی کتاب میں سے ایک آیت کے متعلق دریافت کیا۔ صرف اس لئے دریافت کیا کہ مجھے اپنے پیچھے آنے کو کہیں مگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ بعد ازاں ابوالقاسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گذرے تو آپؐ، میرے چہرہ کی جو حالت تھی اور جو میرے دل میں تھا سمجھ گئے۔ آنحضورؐ نے فرمایا اے ابو ہریرہؓ۔ میں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا میرے ساتھ چلو۔ میں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپؐ نے اجازت فرمائی۔ میں نے دودھ کا ایک پیالہ موجود پایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ خانہ سے پوچھا یہ دودھ کہاں سے آیا ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ فلاں یا فلاں نے ہمارے لئے ہدیہ بھیجا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اے ابو ہریرہ۔ میں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا۔ اہل الصُّفّہ کے پاس جاؤ اور اُن کو میرے پاس بلا لاؤ۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ اہل الصُّفّہ اسلام کے مہمان تھے جن کے پاس نہ کوئی مال تھا نہ کسی گھرانے میں ٹھکانا تھا۔ جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور ہدیہ آتا تو آپؐ اس میں سے کچھ لے لیتے اور کچھ ان کی طرف بھیج دیتے۔ کہتے ہیں مجھے اس بات سے، یعنی اصحاب الصفہ کو بلا لاؤ، نے افسردہ کر دیا۔ مجھے تو یہ توقع تھی کہ اس دودھ میں سے اتنا پینے کو مل جائے گا جس سے مجھ میں اپنا بقیہ دن رات گذارنے کی طاقت آجائے گی۔ میں نے کہا میں پیامبر ہوں۔ پس جب لوگ آئیں گے تو مجھے ہی انہیں پیش کرنا ہوگا۔ بھلا اس دودھ میں سے میرے لئے کیا بچے گا اور میرے لئے اللہ کی اطاعت اور رسولؐ کی اطاعت کے سوا

[1] (الفتح الربانی ترتیب مسند احمد بن حنبل جزء ۱۹ صفحہ ۱۱۲ مطبوعہ مصر ۱۳۷۵ھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چارہ نہ تھا۔ پس میں گیا اور ان کو بلا لایا۔ وہ آ گئے۔ اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت فرمائی اور وہ گھر میں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔"

ایک روایت میں ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح بٹھایا کہ ابوہریرہ آپ کے بائیں طرف تھے اور باقی آنے والے سارے دائیں طرف تھے اور اسلامی دستور یہ تھا کہ پیالہ دائیں طرف سے حرکت میں لایا جاتا۔ تو کچھ تو حضرت ابوہریرہؓ میزبان بن گئے تھے بلانے کی وجہ سے اور کچھ بٹھانے کی ترتیب ہی ایسی تھی کہ ان کے پاس سب سے بعد میں آتا تھا)

"پھر آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہ لے اور ان کو دے۔ میں نے پیالہ لیا اور ان کو دینا شروع کیا۔ ایک آدمی پیالہ لیتا اور سیر ہو کر پیتا پھر پیالہ لوٹا دیتا تو میں دوسرے کو دیتا وہ بھی سیر ہو کر پیتا۔ پھر پیالہ لوٹا دیتا۔ یہاں تک کہ میں نے ان میں سے آخری آدمی تک کو دودھ پلایا اور پیالہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لوٹا دیا۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ پیالہ لیا اپنے ہاتھ پر رکھا۔ اس میں سفید دودھ موجود تھا۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور میری طرف دیکھا۔ اور تبسم فرمایا اور فرمایا اے ابوہریرہ۔ میں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور پیو۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں بیٹھ گیا اور پیا۔ آپ نے فرمایا اور پیو۔ میں نے اور پیا۔ پس آپ تو یہی فرماتے رہے۔ اور میں پیتا چلا گیا یہاں تک کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق و صداقت کے ساتھ بھیجا ہے کہ میرے تن بدن میں تو کوئی ایک ذرہ بھی جگہ باقی نہیں رہی جہاں دودھ سرایت کر سکے آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پیالہ مجھے دے دو۔ میں نے پیالہ لوٹا دیا تو آپ نے باقی ماندہ دودھ نوش فرمایا۔ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

سیرت نبوی کے لطیف پہلو

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت اور انتہائی غیر معمولی بصیرت، اور ذہانت کے بہت ہی لطیف پہلو ہیں۔ ایک عارف باللہ جس طرح قرآن کریم کو سمجھتا تھا اور جس طرح اس نے عملاً قرآن کریم کی تفسیر فرمائی اس سے زیادہ حسین مثال اس کی آپ کو دنیا میں نظر نہیں آ سکتی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دراصل حضرت ابوہریرہؓ کو اس آیت کا یہ مضمون سمجھانا چاہتے تھے کہ یہ سب سے پہلے یہ آیت ان مہاجرین کے متعلق ہے جو اصحاب الصفہ کی صورت میں آ کر بیٹھ رہے ہیں اور خدا اور اس کے رسول کے مہمان ہیں۔ ان کے پاس دنیا میں کچھ بھی نہیں۔ دوسرے آنحضورؐ ابوہریرہؓ کو عملاً یہ سبق بھی دینا چاہتے تھے کہ اس آیت میں اللہ کی خاطر ہجرت کرنے والے ان مسکین مہاجرین سے جن محبت کرنے والوں کا ذکر ہے۔ ان کی صفات یہ بیان فرمائی گئی ہیں کہ اول تو جب رسول ان کو کچھ دیتا ہے۔ تو یہ لوگ اپنے دل میں اس کے لئے کوئی حاجت محسوس نہیں کرتے اور ہرگز یہ تمنا نہیں کرتے کہ ان کی بجائے ہمیں کیوں نہ دیا گیا اور ان کا یہ نمونہ عام حالات ہی میں نہیں بلکہ ایسے حالات میں بھی قائم رہتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو ان مہاجرین سے بھی زیادہ حاجتمند سمجھ رہے ہوں۔ ایسی حالت میں بھی وہ اپنے نفس پر ان کو ترجیح دیتے ہیں۔ مثلاً خود شدید بھوک میں بھی مبتلا ہوں اور کھانا حاضر ہو تو پہلے ان کو پیش کریں گے۔ اس وقت بالکل یہی صورت حال تھی کہ بظاہر سب سے زیادہ بھوک اس وقت حضرت ابوہریرہؓ کو لگی ہوئی تھی۔ لہذا اس آیت کی تفسیر کہ

"یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ"

آپ نے عملاً ابوہریرہؓ کو سکھلائی۔ گویا فرمایا کہ اے ابوہریرہ! تم جو بھوک کی شدت میں مبتلا ہو جب خود اپنے ہاتھ سے پیالہ اپنے بھائیوں کو دو گے تب تمہیں سمجھ آئے گی کہ آیہ کریمہ

"یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ"

کی تفسیر کیا ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ لطیف پہلو اس واقعہ کا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ آسمانی دودھ اپنے عشاق کو پلانا شروع کیا تو سب سے آخر پر خود دودھ پیا جس سے میں یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ بھوکے تھے۔ یعنی ابوہریرہ سے بھی زیادہ آپؐ خود اس وقت بھوک کی تکلیف میں مبتلا تھے۔ آپؐ کا اندر آ کر تعجب سے پوچھنا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے۔ یہ بھی اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ خدا جانے کب سے وہ گھر ظاہری رزق سے خالی پڑا تھا۔ روحانی رزق تو بے انتہا ہوتا تھا۔

آنحضرتؐ کا مقام توکل

یہ چھوٹا سا واقعہ اور باتوں کے علاوہ آپؐ کے مقام توکل پر بھی روشنی ڈالتا ہے۔ آپؐ جانتے تھے کہ گھر میں کچھ بھی نہیں لیکن یقین رکھتے تھے کہ اپنے رب کی خاطر اسی کے کلام کی ایک تفسیر سکھانے کے لئے میں اس کے ایک بھوکے بندے کی مہمانی کی ذمہ داری اٹھا رہا ہوں۔ پس وہ خود ہی انتظام فرما دے گا۔

پس ایسا ہی ہوا۔ ابھی چند منٹ پہلے جس گھر کو ظاہری رزق سے خالی چھوڑ گئے تھے۔ جب واپس آتے ہیں تو وہ دودھ آیا ہوا تھا جو خدا تعالےٰ نے آپؐ کی خاطر بظاہر انسانی واسطہ سے بھجوایا مگر درحقیقت آسمان سے اتارا تھا۔ اگر انسان کا بھیجا ہوا دودھ ہوتا تو وہ ایک بھوکے کے لئے بھی کافی نہ ہوتا۔ کجا یہ کہ کئی دن کے فاقہ زدگان کی ایک جماعت کے لئے کافی ہو جائے۔

اللہ کی خاطر خرچ

اس میں ایک اور بڑا عظیم الشان سبق بھی ہے۔ جو لوگ اللہ کی خاطر خرچ سے نہیں ڈرتے۔ اپنے نفوس پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں ان کے رزق میں برکت ڈالی جاتی ہے۔ وہ ظاہری دودھ نہیں تھا جو سب نے پیا۔ وہ دودھ آسمان سے اتر رہا تھا۔ وہ نہ ختم ہونے والا دودھ تھا۔ وہ اللہ تعالےٰ کی رحمت کا دودھ تھا جو ظاہری شکل میں ڈھل رہا تھا اور ہر زمانے کے مومن کو یہ یقین دلانے کے لئے آیا تھا کہ اللہ کی خاطر قربانی کرنے والوں کے رزق میں قیامت تک کے لئے لامتناہی برکت رکھ دی گئی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہمیشہ ہی دلربا انداز رہا کہ مانگنے والے کو اس کی طلب سے زیادہ دیتے تھے۔ اس واقعہ میں بھی دیکھو کہ سوال کتنا معمولی تھا جس کا اتنا عظیم جواب دیا گیا۔ ایک روٹی ہی کا تو سوال تھا جس کے جواب میں دودھ دیا۔ وہ بھی ایسا دودھ جو آسمان سے اتارا گیا تھا۔ لیکن اس پر بس نہیں ساتھ ہی علم و عرفان کے دودھ کی ایک کو خر جاری فرما دی جس سے آج بھی ہم حسب ظرف سیراب ہو رہے ہیں۔

پس اے احمدی مسلمانو! تم بھی خدا کی راہ میں خرچ سے کبھی نہ ڈرنا۔ اگر تم میں یہ صفات پیدا ہو جائیں جن کا اس آیت میں ذکر ہے تو خدا تعالےٰ خود تمہارا کفیل ہو جائے گا اور تمہارا رزق کبھی ختم نہیں ہوگا۔ وہ بڑھتا چلا جائے گا۔ اور دوسروں کے کام آئے گا۔ اور تمہاری سیری کا ضامن ہمیشہ اللہ تعالےٰ رہے گا۔

یہی مضمون ہم حضرت مسیح موعود ..... کے زمانہ میں جاری دیکھتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ کا کیا مقام تھا چند روٹیاں قربان کیں خدا کی خاطر اور مسجد کے ہو رہے۔ اس پہلو سے حضرت اقدس ..... کی نبوت سے پہلے کی زندگی مشابہ ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی زندگی سے۔ آپ نے اللہ کی خاطر اپنا رزق غریبوں میں بانٹنا شروع کیا۔ اور بعض دفعہ شدید بھوک کی وجہ سے آپ صرف ایک دو پیسے کے چنے خرید لیا کرتے تھے اور وہی کھا لیتے تھے اور جو کھانا آتا تھا۔ وہ آگے بانٹ دیا کرتے تھے اور جو کھانا آتا تھا۔ اس کی کیفیت یہ تھی کہ اتنے مگن تھے اپنے رب کی ذات میں اور اس کے دین کی خدمت میں کہ اپنی جائیداد کی بھی کبھی خبر نہیں لی۔ اس لئے کھانا بھی بچا کھچا ہی آیا کرتا تھا۔ یہ تھی حضرت (اقدس ..... ناقل) کے بچپن کی معصوم قربانی۔ ابھی نبوت کا مقام بھی عطا نہیں ہوا تھا۔ نبوت کے مقام کے بعد تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے بہت عجیب مقامات عطا ہو جاتے ہیں۔ ایک سادہ پیارا سا بچہ جو روزمرہ زندگی میں بنی نوع انسان اور اپنے رب کی محبت میں مگن چھوٹی چھوٹی قربانیاں پیش کر رہا ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ کیا نکلا۔ حضرت (اقدس ..... ناقل) فرماتے ہیں ؎

لُغَاظَاتُ الْمَوَائِدِ كَانَ اُكُلِیْ
وَصِرْتُ الْيَوْمَ مِطْعَامَ الْاَهَالِیْ

کہ دیکھو خدا نے مجھ سے کیا سلوک فرمایا۔ میرا کھانا میرے گھر والوں کے دسترخوان کے بچے ہوئے ٹکڑے ہوا کرتے تھے اور وہ ٹکڑے بھی میں آگے تقسیم کر دیتا تھا۔ لیکن خدا نے اس میں ایسی برکت ڈالی کہ آج میں بکثرت خاندانوں کو بہت کھانا کھلانے والا بن گیا ہوں۔

پس ہر دفعہ جب باہر سے مہمان ربوہ میں آتے ہیں۔ جلسہ پر یا مشاورت پر یا ویسے روزمرہ آتے ہیں تو ہم یہی نظارہ دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی خاطر چند ٹکڑے بھی اگر قربان کئے جائیں تو خدا تعالےٰ نہ ختم ہونے والے رزق کے خزانوں میں ان کو تبدیل فرما دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پورا نام و پتہ اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ مینیجر

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَاءِ

خلافت رابعہ کی تائید میں آسمانی بشارات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳)

(۱۳)

میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے یہ خواب بیان کرتی ہوں آج سے چار سال قبل عاجزہ نے خواب میں دیکھا کہ شہر سرگودھا میں احمدیوں کے خلاف کچھ جھگڑا ہو رہا ہے، ایک شخص جس کو میں نہیں جانتی۔ اس کی آواز آتی ہے کہ میاں طاہر احمد صاحب کہاں ہیں کسی دوسرے نے، اس کو بھی میں نہیں جانتی جواب میں کہا کہ وہ تو سیالکوٹ ہیں اگر وہ یہاں ہوتے تو جماعت کی خاطر جان لڑا دیتے اس کے بعد ایک اور آواز آتی ہے کہ اچھا ہے وہ یہاں نہیں ہیں اگر وہ یہاں ہوتے تو شاید انہیں کوئی نقصان پہنچ جاتا۔ ان کا وجود بہت قیمتی ہے کیونکہ انہوں نے تو خلیفہ ثالث کے بعد خلیفہ بننا ہے۔

(نعیمہ بیگم حمید احمد رانا۔ سندھی مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی)

(۱۴)

قریباً تین سال قبل خواب میں دیکھا کہ حضور خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ وفات پا گئے ہیں، ان کا تابوت مجھے نظر آیا۔ پھر دیکھتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایک کمرہ میں ہیں اور آگے کی طرف جا رہے ہیں، اندر کی طرف۔ میں پیچھے پیچھے ہوں میں دل ہی دل میں بڑی عاجزی سے عرض کرتا ہوں کہ حضور میں آپ کی خاطر ہر قربانی دوں گا مکمل وفاداری اور اطاعت میں زندگی کی ہر سانس گزاروں گا۔ میں حضور کے پیچھے ہوں اور چہرہ نظر نہیں آ رہا ہے۔ مگر میں یقین سے جانتا ہوں کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع مقرر ہوئے ہیں، مگر جاگنے کے بعد میں حیران ہوا کہ میں نے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو خلیفۃ المسیح الرابع دیکھا مگر شکل و صورت کے لحاظ سے محترم صاحبزادہ منصور احمد صاحب جیسے تھے اس پر غور کرتا رہا۔ اب حضور کے انتخاب کے بعد میرا یقین ہے کہ صورت کے لحاظ سے صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب جیسا نظر آنا اور انہیں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کا یقین کرنا اس طرح سے صحیح ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت اور مدد یافتہ ہیں اور منصور بمعنے مظفر کے ہے۔

اسی طرح قریباً سال ڈیڑھ سال کی بات ہے کہ خواب میں میں نے دیکھا کہ ملک میں انقلاب آ گیا ہے سڑکوں پر لوگوں کا بہت رش ہے ایک جگہ پر نوٹس بورڈ لگا ہوا ہے جس پر بہت سی ہدایات لکھی ہوئی ہیں جس کی طرف سے یہ ہدایات ہیں نیچے اس کا نام لکھا ہوا ہے نیچے لکھا ہے...

"مرزا طاہر احمد"

اب مجھے یاد پڑتا ہے کہ جو سڑکوں پر بہت زیادہ رش میں نے دیکھا تھا اس کی مثال وہ رش ہے کہ جو حضور ایدہ اللہ کے انتخاب کے موقع پر دیکھا تھا۔ اس کی کیفیت حکومت میں انقلاب آنے کی صورت میں ہونے والی رش کی نہیں تھی۔ یعنی اس قدر زیادہ پبلک اور اس قدر پُرامن اور پُرسکون خوبصورت ماحول۔

نیز میری اہلیہ امۃ القدوس شاہانہ صاحبہ جو کہ مولوی ظل الرحمان صاحب مرحوم مربی بنگلہ دیش کی نواسی اور مولوی محب اللہ صاحب مربی سلسلہ بنگلہ دیش کی بیٹی ہیں۔ انہوں نے دس جون ۱۹۸۲ء کی دوپہر کو جبکہ عملاً انتخاب ہو رہا تھا خواب میں میں نے دیکھا کہ تین نام پیش ہوئے ہیں اور حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نئے خلیفہ منتخب ہو گئے ہیں۔

(محمد امداد الرحمٰن۔ مربی سلسلہ ربوہ)

(۱۵)

آج سے تقریباً تین سال پہلے ایک کشف میں عاجزہ نے دیکھا کہ ایک آواز آئی کہ کیا تم جاننا چاہتے ہو کہ چوتھے خلیفہ کون ہوں گے۔ پھر آواز آئی چوتھے خلیفہ کے والد نہیں ہوں گے۔ بھائی نہیں ہوگا اور نہ ہی کوئی بیٹا ہوگا۔" اس کے بعد یہ کشفی حالت ختم ہو گئی اور القاء ہوا کہ یہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ہیں۔

(ضیاء الدین حمید۔ دارالعلوم شرقی۔ ربوہ)

(۱۶)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی دوسری شادی کے موقعہ پر میں نے خواب میں دیکھا کہ میں حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ اور میری بہن ایک کمرے میں بیٹھے ہیں۔ چھوٹی آپا کچھ کپڑے سی رہی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ دروازے میں کھڑے ہیں۔ انہوں نے سیاہ لباس پہن رکھا ہے اس لباس پر چمکدار پٹیاں لگی ہوئی ہیں۔ لیکن ان کا چہرہ ہمارے موجودہ خلیفۃ المسیح الرابع حضرت مرزا طاہر احمد صاحب جیسا ہے۔

نوٹ:۔ (اصل خط انگریزی میں ہے۔)

(زاہد بھنو آف مارلیشمس۔ حال۔ لاہور)

(۱۷)

عرصہ قریباً سات آٹھ سال ہوئے میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود کرسی پر تشریف فرما ہیں اور حضور کا چہرۂ اقدس مشرق کی طرف ہے آپ کے دائیں طرف چار کرسیاں رکھی ہیں۔ جن پر علی الترتیب حاجی الحرمین خلیفۃ المسیح الاول حضرت مصلح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور چوتھی کرسی پر سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تشریف فرما ہیں۔

(عبداللطیف مومن مسلم بازار۔ بھکر)

(۱۸)

میں حلفیہ عرض کرتی ہوں کہ ۱۹۷۰ء میں جبکہ میں بانی منزل دارالبرکات ربوہ میں مقیم تھی میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا زمین سمٹ کر چھوٹی سی ہو کر سامنے آ گئی ہے اور گول دائرے کی شکل میں ہے اس کے گرد رنگ برنگی اور سفید لیکن تیز روشنیاں گھوم رہی ہیں جو سب ہی بہت خوبصورت ہیں اور دل کو بہت پیاری معلوم ہوتی ہیں۔ پھر دیکھا کہ زمین کے اندر سے ایک نام ابھرا اور وہ تھا "مرزا طاہر احمد"

(نفیسہ طلعت دختر شیخ فضل کریم صاحب اہلیہ وارنٹ آفیسر مرزا سعید احمد صاحب سٹاف کالج روڈ کراچی)

(۱۹)

کم و بیش دو سال قبل خاکسار نے خواب میں دیکھا کہ ایک چاق و چوبند جماعت ہے جو جہاد کی مہم پر روانہ ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اس جماعت کی قیادت فرما رہے ہیں۔ حضور نے اپنا مخصوص لباس یعنی شیروانی اور پگڑی زیب تن فرمائی ہوئی ہے۔ حضور بہت چست نظر آ رہے ہیں۔ صحت بہت اچھی ہے اور چہرہ بھی بہت نورانی معلوم ہو رہا ہے۔ حضور کے ہاتھوں میں ایک جھنڈا ہے۔ جس کے بانس کی لمبائی قریباً چھ فٹ ہے۔ حضور کی قیادت میں سب دوست جہاد کے لئے جا رہے ہیں۔ دفعتہً حضور اپنے ہاتھوں میں تھاما ہوا جھنڈا حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے حوالے کر دیتے ہیں۔

(ابراہیم نصر اللہ درانی۔ اقبال روڈ۔ لاہور)

(۲۰)

اگست ۱۹۷۹ء کی کسی رات کی بات ہے۔ کہ خاکسار نے خواب میں دیکھا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ وفات پا گئے ہیں اور جماعت کی طرف سے اعلان ہو رہا ہے کہ خلیفۃ المسیح الرابع حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ہوں گے اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

(حنیف احمد محمود مربی سلسلہ بدوملہی۔)

(۲۱)

اوپر درج شدہ خواب کے وقت سے غالباً دو اڑھائی سال قبل جبکہ خاکسار جامعہ احمدیہ کا طالب علم تھا خواب میں دیکھا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی نعش مبارک ایک کھلے میدان میں پڑی ہے اور اس کے گرد بہت بڑا ہجوم جمع ہے وہاں پر یہ اعلان ہو رہا ہے کہ چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ہوں گے۔

(حنیف احمد محمود مربی سلسلہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ)

(۲۲)

اپنی اس خواب کو ذیل میں درج کرتے ہوئے میں خدا تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اور جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ میں نے مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۸۲ء کو دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ وفات پا گئے ہیں اور نئے خلیفہ کا انتخاب ہوا ہے جس کے مطابق حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلیفۃ المسیح الرابع منتخب ہو گئے ہیں۔ میں نے خواب میں ہی گھر آ کر اپنے والد محترم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی مربی سلسلہ سے پوچھا کہ کیا اب ہم حضور کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کہیں گے؟ والد صاحب نے جواب میں کہا ہاں اب ہم حضور کو خلیفۃ المسیح الرابع کہا کریں گے۔

(مرزا عبدالحی چغتائی۔ ربوہ)

(۲۳)

تقریباً دو سال کا عرصہ ہو گیا ہے میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ربوہ گئی ہوں۔ بہت اونچی جگہ ہے جہاں قناتیں وغیرہ نصب ہیں اور اس جگہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ تقریر کر رہے ہیں اور عورتیں آپس میں ایک دوسرے سے پوچھ رہی ہیں کہ یہ کون صاحب ہیں تو میں جھٹ جواب دیتی ہوں کہ آپ کو معلوم نہیں یہ ہمارے چوتھے خلیفہ ہیں ان کے ساتھ ایک طرف میرے بھائی مکرم مبارک احمد جمیہ صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد سرگودھا کھڑے ہیں۔ اور میں عورتوں کو بتا رہی ہوں کہ یہ میرے بھائی ہیں۔

(نگہت فردوس اہلیہ افتخار احمد گوندل چک نمبر ۹۹ شمالی سرگودھا)

(باقی)

درخواست دعا

میرا بھانجا عزیز منظور احمد ولد لعل دین ایمن آباد گوجرانوالہ زخمی ہو گیا ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عزیز کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ (ایم ایس اختر۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ میں نظام وصیت

(۱)

وصیت کیا ہے؟

محترم سلطان محمود انور صاحب - سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ

وصیت کا لفظ لغوی اعتبار سے ایسی بات کا مفہوم رکھتا ہے جسمیں تاکید اور زور کی کیفیت پیدا کی گئی ہو خواہ وہ زبانی ہو یا تحریری تا اس کی پابندی پر خصوصی توجہ دی جائے۔ اور عرفِ عام میں وصیت سے مراد وہ مضمون ہے جس میں وصیت کرنیوالا اپنی جائیداد کی بابت ورثاء اور اعزاء پر بعض پابندیاں عائد کرتا ہے ایسی وصیت دنیا میں معمول کے مطابق ایک غیر مسلم، سکھ، عیسائی ہندو حتیٰ کہ دہریہ بھی کیا کرتا ہے اور ایسی وصیت کے نتیجہ میں نہ تو اس کا ذاتی شرف یا کوئی خصوصی مرتبہ ظاہر ہوتا ہے اور نہ ہی ایسی وصیت کے باعث اس پر خصوصی ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ بلکہ وہ اپنی وصیت کیمطابق بعض مخصوص ذمہ داریاں دوسروں پر عائد کرتا ہوتا ہے۔

جماعت احمدیہ میں وصیت کا جو نظام رائج ہے اس کی رُو سے وصیت اپنی کیفیت میں اور موصی اپنی ذات میں مندرجہ بالا وصیت کے معروف دستور سے یکسر مختلف حیثیت کا حامل ہوتا ہے۔ اس کو صحیح طور پر نہ سمجھنے کے نتیجہ میں احمدیت کے دائرہ میں وصیت کے اغراض و مقاصد پورے ہونے ممکن نہیں اس لئے ہر وہ شخص جو احمدیت کے اندر رہ کر وصیت کر کے موصی بننا چاہتا ہے اس کے لئے وصیت کے معروف معنوں سے ہٹ کر اس کے جماعت احمدیہ میں معروف اور مخصوص اصطلاحی معنوں کو اپنانا ضروری ہے۔ ورنہ اس کی وصیت اور غیر کی وصیت میں مابہ الامتیاز باقی نہیں رہے گا اور وصیت کا بنیادی مقصد ہی فوت ہو کر رہ جائے گا۔

جماعت احمدیہ میں وصیت کا نظام ۱۹۰۶ء سے شروع ہوا اس کے محرکات میں اس پس منظر کا بہت بڑا دخل تھا جس میں سیدنا حضرت اقدس نے اس نظام کو جاری فرمایا۔

حضور کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تدریجاً یہ الہامات ہو رہے تھے کہ آپ جلد ہی اس عالمِ فانی سے کوچ فرما کر بارگاہِ ایزدی میں حاضر ہونے والے ہیں۔ ۱۹۰۵ء کے اواخر میں ان اخبار میں کثرت اور تکرار کی کیفیت پیدا ہونے پر آپؑ نے الہٰی منشاء کے تحت ایک رسالہ تحریر فرمایا جس کا نام

"الوصیۃ"

رکھا۔ اس رسالہ میں ان خدائی اخبار کا ذکر فرمایا اس طرح سے افرادِ جماعت کو آنے والے اس بھاری صدمہ کی برداشت کیلئے آہستہ آہستہ تیار کرنا مقصود تھا۔ چنانچہ اس کے ساتھ ساتھ اسی رسالہ میں یہ تسلی بھی دی کہ اللہ تعالےٰ قدرتِ ثانیہ کے ذریعہ جماعت کو استحکام عطا فرمائے گا۔ اسی رسالہ کے دوسرے حصہ میں یہ ذکر فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے حضور کو اپنی قبر کی جگہ دکھائی گئی۔ جو چاندی کی طرح سفید اور براق تھی اور ایک جگہ دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ اس برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ چنانچہ حضور نے ایک قطعہ زمین کا اس غرض کے لئے اپنی جانب سے مخصوص فرما دیا جو قادیان میں بہشتی مقبرہ کے نام سے موسوم ہے۔

— رسالہ "الوصیت" کے مطابق مندرجہ بالا پس منظر میں دو باتیں نمایاں اور واضح ہیں۔

اوّل:۔ یہ کہ نظامِ وصیت کا گہرا تعلق اس کیفیت سے ہے جو انسان کو اس دنیا کے عارضی اور فنا پذیر ہونے کا احساس دلا کر موت کے لئے تیار کرنے میں ممد و معاون ثابت ہو۔

دوئم:۔ یہ کہ اُس تیاری کو بعض بیان کردہ لوازمات کی پابندی کے ساتھ اگر ایک شخص مکمل کرنے کی توفیق پالے گا تو وہ بہشتی متصور ہو کر اس لائق ٹھہرے گا کہ ایسے قبرستان میں اس کی تدفین ہو جہاں برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں اور جو بہشتی ہیں۔ گویا اس کی تدفین ایسے قبرستان میں بہشتی ہونے کی بناء پر ہو گی بہشتی بننے کی غرض سے نہیں کیونکہ کوئی زمین کا ٹکڑا کسی انسان کو بہشتی نہیں بنایا کرتا۔

— اب ظاہر ہے کہ ایسی وصیت جو انسان کو اس کے بہشتی ہونے کا حتمی احساس اسی زندگی میں دلا دے۔ اُس کے سامنے اس وصیت کی کیا قدر و قیمت رہ جاتی ہے جو ایک دہریہ بھی کر سکتا ہے اور ایک ہندو یا سکھ بھی کر سکتا ہے۔

اس فرق کو سمجھنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ بعض اوقات جہاں غیروں میں اس نظامِ وصیت کے بارہ میں عجیب در عجیب غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں وہاں جماعت احمدیہ کے اندر بعض افراد اور بعض موصی حضرات بھی ایک عام وصیت اور ایک احمدی مخلص کی وصیت میں مابہ الامتیاز کو مدنظر نہیں رکھتے احمدی موصی حضرات کے لئے خصوصاً اس مابہ الامتیاز کو جاننا اور اس کے مطابق اپنی وصیت کو ممتاز بنانا نہایت ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ نظامِ وصیت میں وصیت سے یہ مراد ہے کہ

۱۔ موصی کا اس دنیا اور اس کے تمام لوازمات کو عارضی اور فانی یقین کر کے ان سے دلبستگی نہ کرنا۔

۲۔ موت کو حتمی یقین کر کے اگلے جہان کے لئے ہر وقت تیاری میں رہنا کہ نہ معلوم کس وقت بلاوا آ جائے اور

حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا

حساب کا وقت آنے سے قبل خود اپنا محاسبہ کرتے رہنا۔

۳۔ موت کو حتمی یقین کر کے اس کے آنے سے پہلے ہی موت کی تیاری کرنا حسبِ ارشادِ نبویؐ

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

تاکہ موت کی مرارت اور تلخی کی طبیعت خوگر ہو جائے اور وقت مقدر آنے پر حسرت و یاس دامن گیر نہ ہوں

۴۔ دنیا کے عارضی علائق اور اسباب کو قربان کرتے کرتے آخر اسی دنیا میں خدا کا قرب پا لینا تاکہ عند اللہ بہشتی شمار ہو کر انجام کار برگزیدہ جماعت کے لوگوں کے درمیان قبرِ راحت میسر آئے۔

ان امور کی روشنی میں دیکھا جائے تو ایسی وصیت کی مثال دنیا میں نہ پہلے کبھی تھی اور نہ اب احمدیت سے باہر کہیں ہے کیونکہ ایسی وصیت کی رُو سے تمام تر ذمہ داریاں اور پابندیاں خود موصی اپنی ذات پر عائد کر رہا ہوتا ہے۔ اور اپنی ضروریات، خواہشات، آرزوؤں اور تمناؤں کی قربانی دینے کا عہد کر رہا ہوتا ہے اور درحقیقت یہی قربانی اُسے جنت اور بہشت کی ضمانت دینے والی بن جاتی ہے۔ اور ایسی وصیت ہی سیدنا حضرت اقدس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے چاہتا تھا۔ وصیت کی اس رُوح کو اگر پیشِ نظر رکھا جائے تو وہ تمام غلط فہمیاں خود بخود ختم ہو جاتی ہیں جو اپنوں اور بیگانوں کے دلوں میں پائی جاتی ہیں اور ایسی وصیت کرنے والے کی زندگی میں روحانی انقلاب بھی تبھی پیدا ہو سکتا ہے کہ وہ اس رُوح کو اپنی وصیت کے اندر پیدا کرنیوالا ہو۔ جہاں یہ رُوح ختم ہو جائے گی وہاں وصیت کے ظاہری لوازمات پورے کرنے کا تقاضا بے مقصد ہو جاتا ہے۔ محض ظاہر داری سے اللہ تعالیٰ کو خوش نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ اپنے آپ کو دھوکا دیا جا سکتا ہے۔ مگر اس کا انجام کار نقصان کے سوا کیا ہوگا؟ صاف ظاہر ہے کہ خود ایسے موصی کو۔

جس طرح یہ ضروری ہے کہ ایک عام وصیت اور ایک مخلص احمدی کی رسالہ "الوصیت" کے مطابق وصیت میں مابہ الامتیاز قائم رہے اسی طرح احمدی ماحول میں ایک موصی کو غیر موصی احمدی کی نسبت سے نمایاں امتیازی مقام حاصل کرنا بھی ضروری ہے تاکہ موصی اور غیر موصی میں فرق قائم ہو

ایک موصی پر موت کا لرزہ طاری رہ کر اس کے اثرات نمایاں نظر آنے چاہئیں کیونکہ اپنی وصیت کے ذریعے وہ اپنی موت سے معاملہ پڑنے کا اعلان کر رہا ہوتا ہے

ایک موصی کی دنیا کے علائق اور اسباب سے وابستگی ماند پڑتی نظر آ رہی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کیفیت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا

مالی وللدنیا

یعنی میرا اس دنیا سے کیا تعلق؟

جس طرح لمبے سفر پر روانہ ہونے سے پیشتر اپنے کاموں کو جلدی جلدی نپٹاتا ہے کہ نہ معلوم کب واپسی ہو اسی طرح ایک موصی کی حالت سے یہ ظاہر چاہیے کہ وہ ایک ایسے سفر کی تیاری کر رہا ہے جہاں سے کبھی واپسی نہیں ہو گی اور اس احساس کے نتیجہ میں اُس کی زندگی میں وہ عجلت اور جلدی کی کیفیت نمایاں ہونی چاہیئے کہ جانے سے قبل یہ قربانی بھی کر لوں۔ وہ شرط بھی جلد پوری کر لوں۔ فلاں حکم کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالبات تحریک جدید میں سے ایک مطالبہ اپنے ہاتھ سے خود کام کرنا ہے

مہتمم تحریک جدید
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تعمیل بھی کر لوں۔ فلاں فرض کی ادائیگی بھی کر دوں۔ ایسی عجلت اور فکر ہی دراصل موصی کیلئے مہمیز کا کام دیتی ہے۔ اور اُس سے وہ وہ کام کرواتی ہے۔ کہ جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی ابدی جنت کا مستحق ٹھہرتا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیوں میں ایسے خوش بخت افراد کی کمی نہیں۔ اِن میں مستورات بھی شامل ہیں۔ دفتر وصیت کو یومیہ ڈاک میں ایسے متعدد خطوط ملتے ہیں، جن میں موصی بھائیوں اور بہنوں نے ایسے ہی جذبات کا اظہار کیا ہوتا ہے کہ گویا وہ ایک مسافر کیطرح اپنی گٹھڑی سر پر اُٹھائے وقت مقدر کی خندہ پیشانی اور قلبی اطمینان کیساتھ ہر لمحہ انتظار کر رہے ہیں۔ ایسے احباب کیلئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ جہاں اُن کے اخلاص اور قربانی برکت دے وہاں اُن کی عمر اور صحت میں معجزانہ برکت ڈالے۔ کہ ایسے وجود جماعت کیلئے تعویز کا رنگ رکھتے ہیں۔ اور اُنہیں ابھی مزید موقع ملنا چاہیئے کہ وہ اپنے نیک نمونہ اور اپنی مستجاب دعاؤں سے دنیا کو فیض بخشتے رہیں۔ پس میں اِس مختصر مضمون میں اپنے موصی کرم فرماؤں سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ وہ وصیت کی حقیقت پر ہمیشہ نگاہ رکھیں اور اس کی روح کو زندہ رکھنے کی کوشش کریں۔ تاکہ اُن کے شاندار نمونہ کو دیکھ کر غیر موصی حضرات بھی وصیت کی طرف توجہ فرمائیں اور وہ مقاصد عالیہ پورے ہوں جن کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس علیہ السلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ میں وصیت کے نظام کا اجراء فرمایا اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں اپنے مقبول بندوں میں شمولیت کی سعادت سے نوازے۔ آمین

(باقی)

راہ خدا کی میں قربانی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے ضمن میں فرمایا:۔

"جب انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی دیتا ہے اور خدا تعالیٰ اسے وصول کر لیتا ہے تو اسے مزید قربانی کی توفیق بخشتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ اپنے ایک بندہ کو دس روپے انعام دیتا ہے اور وہ اس دس روپے میں سے کچھ اس کی راہ میں قربان کر دیتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کو مزید توفیق بخشتا ہے تا وہ ہدایت کے رستوں پر اور آگے بڑھے پھر وہ اور آگے بڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ دس روپے کی بجائے ایک ہزار روپے انعام دیتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میرا بندہ ایک ہزار روپیہ لینے کے لیے تو پیدا نہیں کیا گیا بلکہ ایسے انعام کے لیے پیدا کیا گیا ہے کہ دنیا کی عقل اس کا اندازہ نہیں کر سکتی۔ کسی آنکھ نے نہیں دیکھا۔ کسی کان نے نہیں سُنا۔ کسی زبان نے نہیں چکھا۔ کسی کے خیال میں بھی یہ انعامی چیزیں نہیں گزریں اس لیے میں اسے آگے بڑھنے کی توفیق دیتا ہوں۔"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید) الفضل ۱۰ جولائی ۱۹۸۲ء

خدام الاحمدیہ کے ہر ممبر کو قرآن کریم کا ترجمہ آنا چاہیئے

سیدنا حضرت مصلح موعود (نور اللہ مرقدہ) فرماتے ہیں۔

"ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآنی تعلیم کو سمجھیں اور اس کو اپنے دلوں اور دماغوں میں پوری مضبوطی سے قائم کریں میں نے کہا تھا کہ ہر احمدی نوجوان کا یہ فرض ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم میں کیا لکھا ہے اور خدا ہم سے کن باتوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہماری جماعت میں کوئی ایک الیعافر د نہ رہے نہ بچہ نہ نوجوان نہ بوڑھا جسے قرآن کریم کا ترجمہ نہ آتا ہو۔"

خدام الاحمدیہ حضرت مصلح موعود (نور اللہ مرقدہ) کے اس ارشاد کو ہمیشہ مدّ نظر رکھیں۔ خود بھی قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر سیکھنے کی کوشش کرتے رہیں اور جماعت کے دوسرے افراد کو بھی قرآن کریم پڑھائیں۔ ترجمہ بھی پڑھائیں اور تفسیر بھی پڑھائیں اور کام اس طرح منظم طور پر کریں کہ حضور کا یہ منشاء پورا ہو جائے کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جو قرآن کریم باترجمہ نہ جانتا ہو اللہ تعالیٰ آپکی اس کوشش میں برکت ڈالے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

خشک سالی کی وجہ سے سخت گرمی ہے اور اس طرح زمیندار دوست پریشان ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی بارش نازل فرمائے اور جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے۔

(صوفی بشیر احمد احمدی ساکن حال دارالضیافت ربوہ)

میری والدہ صاحبہ محترمہ اکثر بیمار رہتی ہیں نیز آنکھوں سے بھی معذور ہیں مگر درد کی شدت کے باعث بے چین ہو جاتی ہیں نیز بندہ بعض گھریلو پریشانیوں کی وجہ سے سخت پریشان رہتا ہے۔ قارئین الفضل سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ والدہ صاحبہ کی بینائی کے معجزانہ طور پر لوٹ آنے اور بندہ کی پریشانیوں کے خاتمہ کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا کریں۔

(بشیر احمد احسن ایم اے ہریا مراد وال۔ ضلع گجرات)

خاکسار کافی عرصہ سے عرق النسا کے درد کی وجہ سے علیل ہے درد کی وجہ سے چلنا پھرنا مشکل ہے نیز پیرانہ سالی کی وجہ سے بھی ضعف اور نقاہت ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت دے اور اپنے فضل سے کمزوری دور کرے۔ آمین۔

(ایم غلام رسول بھٹی آف نبی سر روڈ۔ حال وارد۔ نواب شاہ)

عشرہ اصلاح وارشاد

۱۴ تا ۲۴ اگست ۱۹۸۲ء

مجالس خدام الاحمدیہ ۱۴ تا ۲۴ اگست عشرہ اصلاح وارشاد منائیں۔ جس میں

- "احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے" کتابچہ کا مطالعہ کیا جائے۔
- لائحہ عمل میں اصلاح وارشاد کی سکیم کے مطابق مثالی کام کیا جائے۔

جملہ قائدین، زعماء، ناظمین اور منتظمین اصلاح وارشاد سے درخواست ہے کہ اس عشرہ کو کامیاب بنائیں۔ دعائیں بھی کریں اور عشرہ خصوصی کی رپورٹ علیحدہ طور پر مرکز میں بھجوائیں۔

(مہتمم اصلاح وارشاد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

یہ رقم کس صاحب نے ارسال کی ہے

کسی صاحب نے تین صد روپے سے زائد رقم خالد اور تشحیذ کے لئے بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائی ہے منی آرڈر کے کوپن پر اپنا ایڈریس بلکہ نام تک لکھنا بھول گئے ہیں صرف یہ لکھا ہے تفصیل خط کے ذریعہ بھیج رہا ہوں لیکن ابھی تک تفصیل نہیں ملی لہٰذا مہربانی مطلع فرمائیں آپ نے کتنی رقم بھیجی ہے جن کے نام خالد و تشحیذ جاری کروانے مطلوب ہیں۔ ان کی فہرست مع مکمل پتے ارسال فرمائیں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس انصار اللہ کا پچیسواں سالانہ اجتماع

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع امسال مورخہ ۵، ۶، ۷ نبوت/ نومبر کو اپنی مخصوص روایات کے ساتھ مرکز میں منعقد ہو رہا ہے۔ انصار اس اجتماع کی برکات سے استفادہ حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ماہنامہ خالد آپ کا اپنا ترجمان ہے اسکی توسیع اشاعت میں حصہ لیجئے
(مینیجر خالد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں ؛

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۰۵۱

میں عثمن شفیع صاحب ولد SHAFI پیشہ مشنری عمر ۲۸ سال بیعت ۱-۱-۱۹۷۱ ساکن لیگوس نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱-۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۹۰/- ماہوار بصورت مشنری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ عثمن شفیع ولد ALHAJI SHAFI لیگوس نائیجیریا۔

گواہ شد:۔ محمد اجمل شاہد امیر و انچارج مشنری لیگوس نائیجیریا۔

گواہ شد:۔ عبدالعزیز ABIOLA

وصیت ۲۳۰۶۹ لیگوس نائیجیریا۔

مسل نمبر ۲۵۰۵۷

میں ناصرہ بنت ظریف زوجہ ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۲-۲-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ انگوٹھی طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ۱۴۰۰/- روپے۔

۲۔ سلائی مشین مالیتی ۱۲۰۰/- روپے

۳۔ حق مہر تیس ہزار روپے ۳۰۰۰۰/-

اس وقت مجھے مبلغ یک صد روپے ۱۰۰/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ ناصرہ بنت ظریف زوجہ ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر ماہر امراض چشم حیدر آباد۔

گواہ شد:۔ مصباح الدین صدیقی لطیف آباد یونٹ ۶ حیدر آباد۔

گواہ شد:۔ مرزا مبارک احمد وصیت ۲۴۲۶۳ حیدر آباد۔

مسل نمبر ۲۵۰۵۸

میں بشریٰ افضل زوجہ ملک محمد افضل صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۹/۱ دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۳-۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ نقد ایک ہزار روپے

۲۔ زیورات طلائی وزنی ۸ تولہ مالیتی ۱۴۰۰/- روپے

۳۔ گھڑی کلائی مالیتی ۱۵۰/- روپے

صرف کل جائیداد مالیتی ۲۴۵۵۰/- روپے

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ بشریٰ بیگم زوجہ ملک محمد افضل ۱۹/۱ دارالرحمت غربی ربوہ۔

گواہ شد:۔ نعیم احمد سیکرٹری وقف جدید محلہ دارالرحمت غربی ربوہ۔

گواہ شد:۔ سردار احمد وصیت ۲۱۱۷۳

مسل نمبر ۲۵۰۵۹

میں عبدالرحیم ولد محمد بخش صاحب مرحوم قوم آرائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۶۷ سال بیعت ۱۹۵۳ء ساکن مصطفےٰ فارم کنری ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۴-۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ ایک عدد پلاٹ پانچ مرلے واقع نوکوٹ ضلع تھرپارکر مالیتی چھ ہزار روپے

۲۔ ایک عدد بکری (زیادہ عمر کی) مالیتی ۴۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ تین ہزار روپے سالانہ ۳۰۰۰/- بصورت کاشتکاری مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ عطاء الرحمٰن محمود (واقف زندگی) مکان ۸/۴ دارالعلوم غربی ربوہ

گواہ شد:۔ عبدالعزیز کوارٹر ۴ صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت ۱۶۳۸۵

گواہ شد:۔ محمد سلیم زعیم انصار اللہ دارالعلوم غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۵۰۶۰

میں عطاء الرحمٰن محمود ولد چوہدری محمد طفیل صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۶-۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۵ ایکڑ زرعی اراضی واقع چک ۶۹ گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد مالیتی پچاس ہزار روپے جو سیم تھور ہو چکی ہے۔ آمدنی الحال کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۲۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت صدر انجمن احمدیہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ عطاء الرحمٰن محمود (واقف زندگی) مکان ۸/۴ دارالعلوم غربی ربوہ

گواہ شد:۔ عبدالعزیز کوارٹر ۴ صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت ۱۶۳۸۵

گواہ شد:۔ محمد سلیم زعیم انصار اللہ دارالعلوم غربی ربوہ۔

مجلس اطفال الاحمدیہ میں شمولیت سے متعلق

حضرت المصلح الموعود نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی بچہ اطفال الاحمدیہ کی عمر رکھتا تھا اور اس کے ماں باپ نے اُسے اطفال الاحمدیہ میں شامل نہیں کیا تو اُس کے ماں باپ نے بھی ایک جُرم کا ارتکاب کیا ہے۔"

(الفضل ۱۳ ستمبر ۱۹۶۱ء)

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- تعلیم القرآن

اوّل و دوم کے طلباء و طالبات کی تدریس پردے کی رعایت سے مسجد مبارک میں ہو رہی ہے۔ جبکہ معیار سوم کی تدریس ایوانِ محمود میں ہوتی ہے انہوں نے بتایا کہ طالبات کا قیام مہمان خانہ مستورات میں حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا کی زیرِ نگرانی ہے۔ پچھلے پہر ان کی مجلس مذاکرہ۔ اور تمام علمی مجالس کا انعقاد ہوتا ہے اور تربیتی تقاریر کی جاتی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ طلباء کا انتظام جامعہ احمدیہ کے ناصر ہوسٹل میں ہے ان کا روزمرہ کا پروگرام یہ ہے کہ طلباء صبح ۳½ بجے بیدار ہو کر تہجد کی نماز ادا کرتے ہیں اس کے بعد نمازِ فجر ہوتی ہے۔ جس کے بعد درس القرآن دیا جاتا ہے۔ بعدازاں ہلکی سی اجتماعی ورزش کرائی جاتی ہے اور طلباء چھ بجے دارالضیافت میں آکر ناشتہ کرتے ہیں اور سات بجے مقام تدریس پہنچ جاتے ہیں سوا سات بجے تدریس شروع ہو جاتی ہے جو کہ گیارہ بجکر پچاس منٹ تک جاری رہتی ہے۔ سوا بارہ بجے تمام طلباء دارالضیافت میں آکر کھانا کھاتے ہیں اور نماز مغرب مسجد حسن اقبال جامعہ احمدیہ میں ادا کرتے ہیں ظہر سے عصر کے درمیان آرام اور مطالعہ کا وقت ہے۔ عصر کی نماز کے معاً بعد مجلس مذاکرہ منعقد ہوتی ہے جس میں روزانہ ایک عالم سلسلہ خطاب کرتے ہیں۔ ۶ بجے سے ۷ بجے تک اجتماعی کھیلیں ہوتی ہیں پھر تمام طلباء مغرب کی نماز ادا کرنے مسجد مبارک جاتے ہیں نمازِ مغرب کے بعد کھانا کھاتے ہیں اور عشاء کی نماز مسجد حسن اقبال میں ادا کرتے ہیں

مکرم اشرف صاحب نے بتایا کہ تمام مقاماتِ تدریس میں ٹھنڈے پانی اور برف کا وافر انتظام ہے طبی امداد کی سہولت میسر ہے خدا کا فضل ہے کہ اب تک سوائے تین طلباء کے کسی کو طبی امداد کی ضرورت نہیں پڑی۔ طالبات کی قیام گاہوں پر انصار اور ان کی معاونت میں بعض خدام بھی ڈیوٹیاں دیتے ہیں۔ راستوں پر شعبہ نظم و ضبط کے کارکن طلباء و طالبات کی راہنمائی کرتے ہیں نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کا دفتر کلاس کے ایام میں صبح ۶½ سے رات ۸½ بجے تک کھلا رہتا ہے۔ طلباء کا امتحان ۸ اگست کو ہوگا۔ ۹ اگست کو مجلس سوال و جواب ہوگی اور تقریری مقابلہ بھی ہوگا ۱۰ اگست کو تقسیم انعامات کی تقریب ہوگی اور اس کے ساتھ ہی یہ کلاس اختتام پذیر ہو جائے گی۔ انشاء اللہ۔

وقفِ عارضی برائے طلبہ جامعہ احمدیہ

جامعہ احمدیہ کے تمام طلبہ کے لیے دوران سال ایک مرتبہ کم از کم دو ہفتہ کے لیے وقف عارضی کرنا ضروری ہے خواہ موسمی تعطیلات میں یا موسم بہار کی رخصتوں میں۔ امسال جن طلبہ نے ابھی تک وقف عارضی نہیں کیا وہ فوری طور پر دفتر وقف عارضی سے رابطہ پیدا کر کے وقف عارضی کا نام پُر کر دیں یا ان سے وقت معین کر لیں اور جامعہ کو بھی اس کی اطلاع دیں۔

(ایڈمنسٹریٹر جامعہ احمدیہ)

اعلانِ نکاح

برادرم مکرم شمیم پرویز صاحب قائد ضلع جھنگ ابن مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب مرحوم بی/۲۰۶ جھنگ صدر کا نکاح بہمراہ مکرم امۃ السلام صاحبہ بنت مکرم مرزا محمد صدیق صاحب مرحوم ساکن دھوبی گھاٹ فیصل آباد بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر محترم مولانا محمد شفیع صاحب اشرف ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے مورخہ ۲۵ جولائی بعد از نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا اور دعا کرائی۔ لڑکی کے والد صاحب وفات پا چکے ہیں لہٰذا ان کے بھائی مکرم نعیم احمد صاحب وکیل تھے۔ نکاح کے دوران حضور ایدہ اللہ مسجد میں تشریف فرما رہے اور دعا میں شمولیت فرمائی۔ نکاح کے بعد حضور ایدہ اللہ نے مکرم شمیم پرویز صاحب کو مبارک باد دی اور مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

(مبارک احمد خالد منیجر و پبلشر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ــــ ربوہ)

مکرم مولوی عبدالغفور صاحب ابڑو امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لاڑکانہ وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ بتائی جا رہی ہے کہ مکرم مولوی عبدالغفور صاحب ابڑو امیر ضلع لاڑکانہ مورخہ ۲۱/۷/۸۲ تقریباً ۸/۳۰ بجے رات طویل علالت کے بعد اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بڑے نیک، متقی اور پرہیزگار تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے نہایت سخت پابند تھے۔ اور اپنی اولاد کو بھی ہر وقت اس طرف متوجہ کرتے تھے۔ انہوں نے پچھلے دو سالوں سے امارت ضلع کا کام بڑی خوش اسلوبی اور جانفشانی سے سرانجام دیا۔ ان کے پسماندگان میں ایک بیوہ کے علاوہ چھ لڑکے اور ۸ لڑکیاں شامل ہیں۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۷۴ برس تھی مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے ان کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں حضور انور نے مورخہ ۲۳/۷/۸۲ بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد تدفین عمل میں آئی اور تدفین کے بعد محترم مولانا احمد علی شاہ نے قبر پر دعا کروائی۔ احباب سے ان کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نذیر احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ ضلع لاڑکانہ)

شکور پارک ہاؤسنگ سکیم ربوہ

باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ

ہر قسم کے نقص سے پاک۔ حق شفعہ سے مبرا۔ مکمل ضمانت

فوری رجسٹری اور فوری قبضہ

شکور پارک :- جس میں پختہ سڑکیں۔ نالیاں۔ بجلی۔ میٹھے پانی کی سپلائی۔ ٹیلی فون اور سوئی گیس بفضل تعالیٰ مہیا کی جائے گی۔

شکور پارک :- بہترین موقعہ۔ ایک طرف محلہ دارالرحمت شرقی ب بلاک ۲۴ کے ۴۰ فٹ سڑک دوسری طرف محلہ ناصر آباد اور مبارک کالونی چنیوٹ ساہی وال روڈ کے اندر بطرف ربوہ

شکور پارک :- مسجد اقصیٰ کے پہلو میں بیرکوں کے ساتھ۔ ۱۲ فیصد رعایت ابھی جاری ہے۔ احباب فائدہ اٹھائیں۔ بفضل تعالیٰ دسمبر ۸۲ء تک ترقیاتی سکیم مکمل ہو جانے کی گارنٹی۔

رابطہ کے لئے

پروپرائیٹر :- حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ

فون ۴۱۶ گھر ۶۱۴ دکان

- صدیق اسٹیٹ ایجنسی اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۴۰
- مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر گولبازار ربوہ فون ۵۱۷
- علی اسٹیٹس گولبازار ربوہ فون ۶۶۴

نوٹس

مطلع کیا جاتا ہے کہ جن کاموں کے ٹنڈر مورخہ ۲۶-۷-۸۲ کو جاری ہونا تھے اور ۲۷-۸/۸۲ کو وصول ہونا تھے اب ۳/۸۲ کو جاری کئے جائیں گے۔ اور ۵/۸۲ کو بوقت ۱۰-۰۰ بجے بالترتیب وصول کئے جائیں گے۔ باقی تمام شرائط بحال رہیں گی۔

(میاں محمد یامین)
مہتمم محکمہ تعمیرات صحت عامہ
ڈویژن جھنگ

IPL-5210